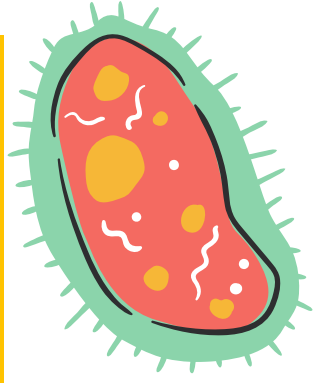
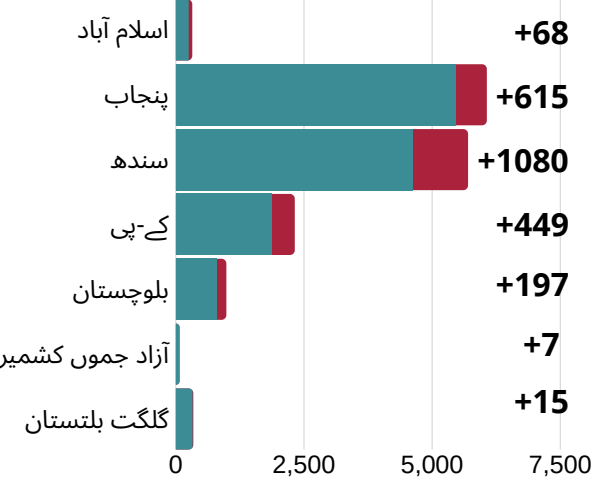


کورونا وائرس جیسے وبائی حالات جلد ہی معاشرتی تنازعہ کی وجہ بن سکتے ہیں، غلط معلومات افواہیں اور جعلی خبروں کی وجہ سے، جیسا کہ ہم ماضی میں دیکھ چکے ہیں۔ ہم نے ہر روز غلط معلومات میں شہریوں کو الجھانے، غیر یقینی اور ادھوری معلومات میں شریک ہوتے دیکھا ہے۔ پریشان اور صحیح معلومات کو فراہم کئے بغیر شہریوں کو چھوڑ دینا بھی اس معاشرتی تنازعہ کی وجہ بن سکتا ہے۔



Confirmed Cases



Coronavirus CivicActs Campaign (CCC) پاکستان ایسی تمام معلومات، اطلاعات، افواہیں اور بے یقینی کی وجہ سے بننے والی گفتگو میں سے تمام غیر مصدقہ اور غیر تصدیق شدہ اطلاعات کو ختم کر کے صحیح مصدقہ اور حکومت کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور اطلاعات عوام الناس کو فراہم کرتا ہے تاکہ افواہوں سے بونے والے نقصانات سے بچا جا سکے۔

گہرائی مت!

کورونا وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے میں مدد کے لئے ان اقدامات پر عمل کریں

کم سے کم 20 سیکنڈ تک اپنے ہاتھوں کو صابن سے بار بار دھوئے۔ اگر صابن اور پانی دستیاب نہ ہو تو ہینڈ سینیٹائزر (کم از کم 60% الکحل کے ساتھ) استعمال کریں۔

چھینکنے کے وقت اپنی ناک اور منہ (اپنی کہنی یا ٹشو کے ساتھ) ڈھانپیں۔

بھیڑ والی جگہوں سے پرہیز کریں اور معاشرتی دوری کی مشق کریں۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو کورونا وائرس کے کسی فرد کے سامنے لایا گیا ہے تو، کم از کم 14 دن تک اپنے آپ کو الگ رکھیں اور کسی بھی علامات کی نگرانی کریں۔

سامان ذخیرہ نہ کریں۔

کرونا وائرس محکمہ زراعت کو کس طرح متاثر کر رہا ہے؟



کیا 10 بلین ٹری سونامی پروگرام میں وائرس سے متاثرہ کارکنوں کو ملازمت پر رکھا جا رہا ہے؟

چونکہ 23 مارچ کو پاکستان میں لاکڈاؤن نافذ کر دیا گیا تھا اسلئے بہت سارے کاروبار ، دکانیں اور کام کے تمام ذرائع کو بند کرنا پڑا جس کی وجہ سے کئی روز مرہ اجرت کرنے والے متاثر ہوئے۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس کے ایک حالیہ جائزے میں بتایا گیا ہے کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے 19 ملین افراد کو تعطیل سے بچایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس مہینے کے شروع میں ، وزیر اعظم نے جنگلات کی ایجنسی کو 10 بلین ٹری سونامی پروگرام کو دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دینے کی چھوٹ دی ، جو بڑھتی درجہ حرارت ، سیلاب ، خشک سالی اور دیگر شدید موسمی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے 2018 میں شروع کیا گیا پانچ سالہ درخت لگانے والا پروگرام ہے۔ اس پروگرام کو ابتدا میں معاشرتی دوری کے احکامات کے ایک حصے کے طور پر روک دیا گیا تھا جو وائرس کے پھیلاؤ کو کم کرنے کے لئے دیا گیا تھا ، لیکن اب اس میں 60,000 سے زیادہ ملازمتیں دینے کا کام شروع کیا ہے۔

اس سال یہ پروگرام اپنے پہلے سال میں کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد کے مقابلے تین گنا زیادہ کارکنوں کو بھرتی کر رہا ہے ، اور دیہی علاقوں میں زیادہ روزگار پیدا کر رہا ہے جس میں خواتین اور بے روزگار روز مرہ کی اجرت پر ملازمت پر توجہ دی جارہی ہے۔ وہ کام ، جس میں نرسری لگانا ، پودے لگانا ، اور جنگل سے حفاظت کے محافظ یا جنگل سے متعلق فائر فائٹرز کی خدمات دینا شامل ہیں انہیں ایک دن میں 500-800 روپے دئے جاتے ہیں۔

تمام کارکنوں کو ہر وقت ماسک پہننے اور ان کے درمیان چھ فٹ کا لازمی فاصلہ برقرار رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ پاکستان میں عام طور پر پودے لگانے کا سیزن مئی میں ختم ہوتا ہے ، لیکن پروگرام کے منتظمین ملازمین کو ملازمت پر رکھنے کیلئے اور ایک طویل مدت تک کمانے کیلئے اس اقدام کو جون کے آخر تک بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

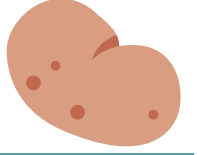
پاکستان کو کن زرعی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟



پاکستان کی 60 فیصد معیشت زراعت پر منحصر ہے۔ چونکہ فصل کی کاشت کا موسم قریب آ رہا ہے ، کسانوں کو فصلوں کی کاشت اور منڈیوں تک پہنچانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے نقل و حمل کے ذرائع کی عدم موجودگی کے باعث لاکھوں کسان کھیتوں میں اپنی پیداوار کو ضائع ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ کسان اپنی فصل کاشت کرنے کے باوجود ، ٹرانسپورٹ کی عدم موجودگی کے باعث اپنی پیداوار کو بیچنے سے قاصر ہیں۔

قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائدین حکومت سے زراعت کی پالیسی کا اعلان کرنے کیلئے طبی ماہرین ، معاشی ماہرین ، تاجروں اور کاشتکاری برادریوں سے مشاورت کیلئے سفارشات پیش کر رہے ہیں جو کسانوں اور ملکی معیشت کے مفاد میں ہیں۔ اس پالیسی کے مطابق گندم کی کاشت کیلئے درکار اقدامات ، جیسا کہ گندم کو کھیتوں سے منڈیوں تک لے جانے ، اور آنے والے دنوں میں کسانوں کی مدد کیلئے گندم کی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت کی جانب سے چھوٹے کسانوں کے مفادات کے تحفظ پر توجہ دی جانی چاہئے۔ کٹائی کا موسم سنٹر فار گلوبل اینڈ اسٹریٹجک اسٹڈیز کے زیر اہتمام منعقدہ ایک کانفرنس میں زراعت کے پروفیسرز نے حکومت سے زراعت سے متعلق امدادی منصوبے پر زور دیا جس کے تحت فوڈ سکیورٹی کو بڑھانے کیلئے نئی ٹیکنالوجیز کا تعارف کرایا جائے۔ مزید برآں ، ماہرین معاشیات نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر کرونا وائرس وبائی بیماری لمبے عرصے تک رہتی ہے تو اشیاء خوردونوش سب سے پہلے اثر انداز ہوں گی ، اور پھر غذائی اجزاء پر مشتمل اشیاء ہوں گی۔ یہ حکومت پر منحصر ہے کہ وہ بلا تعطل خوراک کی فراہمی کو برقرار رکھے ، جس میں کاشتکاروں کو ان پٹ کی فراہمی ، زراعت کے شعبے میں مزدوروں کیلئے ٹرانسپورٹیشن اور کھیت سے بازاروں اور خوردہ فروشوں کو بازاروں میں کھانے کی ترسیل کی فراہمی ہو۔

کرونا وائرس محکمہ زراعت کو کس طرح متاثر کر رہا ہے؟



ہم کرونا وائرس جیسی وباء کے دوران فوڈ سیکیورٹی کو کیسے بڑھا سکتے ہیں؟

کاشتکاروں اور تمام فوڈ چین کارکنوں کے روزگار کے تحفظ کیلئے ، اقوام متحدہ کی فوڈ اینڈ ایگریکلچرل آرگنائزیشن (ایف اے او) خیبر پختونخوا کے قبائلی اضلاع میں چھوٹے کاشتکاروں کیلئے فوڈ سیکیورٹی کے فروغ میں مدد فراہم کر رہی ہے ، جبکہ اس کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ 127 خواتین سمیت 480 کسانوں کو سبزیوں کے بیج مہیا کر کے ، ایف اے او انہیں سبزیوں کے کاروبار کے قیام کی ترغیب دے رہا ہے۔ آلو کی زیادہ پیداوار والے بیج 840 کسانوں میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں کیونکہ آلو چھوٹے بولڈر کسانوں کیلئے بھوک اور غربت کو کم کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

کاشتکاروں کو ٹل فارمنگ کے بارے میں بھی تربیت دی جا رہی ہے جو پولی تھین ٹنلز کے اندر کنٹرول فضا میں آؤٹ آف سیزن فصلوں کو اگانے کا ایک طریقہ ہے۔ اس کی مدد سے وہ غیر موسمی سبزیاں تیار کرسکیں گے اور ان کے منافع میں اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ گھر کے پیچھے پولٹری فارمنگ کیلئے مرغیوں کی فراہمی ، سپلائی چین کے مختلف پہلوؤں کی تعمیر میں معاونت ، اور فارمر فیلڈ اسکولوں کا قیام شامل ہے۔ یہ کچھ طرز عمل چھوٹے کاشتکاروں کو مدد نظر رکھتے ہوئے انکی آسانیاں پیدا کرنے کیلئے اپنائے جا رہے ہیں۔

ایک ماہر سے بات چیت

چونکہ قومی اسمبلی میں زرعی پالیسی پر تبادلہ خیال کیا جا رہا ہے ، ہم نے خیبر پختونخواہ میں زراعت کیلئے متبادل ٹیکنالوجیز کے ماہر زرک خان سے کاشتکاروں کے بنیادی خدشات پر ہماری رہنمائی کرنے کو کہا۔ وہ لندن اسکول آف اکنامکس ڈراپ آؤٹ ہیں ، اور وہ گذشتہ آٹھ سالوں سے فوج کی سات ڈویژنوں اور اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگراموں کے ساتھ ایک فارمنگ کنسلٹنٹ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ زرک نے اس بات کا اشتراک کیا کہ وہ کس طرح جڑی بوٹیوں کے بغیر فصلوں کو اگانے کیلئے پلاسٹک کی گھاس کا استعمال کر رہا ہے ، جس سے اخراجات کم ہوتے ہیں اور پیداوری میں اضافہ ہوتا ہے ، اس طرح کم لاگت لیکن اعلیٰ پیداواری فصلیں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسا حل ہے جس سے گھاس کی نمو کو کم کرنے کیلئے پلاسٹک کا استعمال کیا جاتا ہے ، جو کہ گھاس پھوس ختم کرنے والی دوائیوں کی ضرورت کو کم کرتا ہے۔ وہ فصلوں کو اگانے کیلئے ہائڈروپونک کلچر کا بھی استعمال کر رہا ہے جس سے مختلف فصلوں کو چھتوں پر بھی اگا سکتے ہیں۔

زرک بنیادی طور پر اپنے ساتھی کسانوں کو مٹی کی تعمیر نو کیلئے حوصلہ افزائی کرنے پر مرکوز ہے ، کیونکہ کھاد کے غیر مناسب استعمال نے پاکستانی سرزمین کے نامیاتی مادہ میں 0.3 فیصد کمی واقع ہوئی ہے ، جبکہ زرعی سائنس دانوں کے مطابق یہ 1 فیصد ہونا چاہئے تھا۔ مٹی میں نامیاتی مادہ پانی کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے جو معدنیات سے بھرپور مٹی کی اوپری پرت کی تشکیل کا باعث بنتا ہے۔ زرک کسانوں کو ڈیٹا اکٹھا کرنے اور اپنی فصلوں کی افزائش کی نگرانی پر بھی تربیت دیتا ہے ، جس سے اعداد و شمار کی شناخت میں مدد ملتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مخصوص ماحول میں کس قسم کی فصلیں بہترین پیداوار دے سکتی ہیں۔

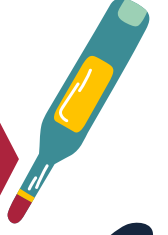
جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ عالمی سطح پر کرونا وائرس وبائی بیماری کے دوران کسانوں کی سہولت کیلئے حکومت کا کیا رد عمل ہونا چاہئے تو ، زرک نے جواب دیا کہ وہ وبائی بیماری کو ایک بڑے مسئلے کے ایک چھوٹے سے پہلو کے طور پر دیکھتا ہے۔ انہوں نے پیش گوئی کی گئی ہے کہ 2025 تک ، پاکستان کو پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ہی ، آبادی میں اضافہ خوراک کی پیداوار برقرار رکھنے میں مسائل کا سبب بن سکتا ہے۔ ان کے اندازے کے مطابق کرونا وائرس کے سبب خوراک کی فراہمی کا سلسلہ یقیناً کم ہو رہا ہے ، لیکن یہ اب بھی برقرار ہے۔ اس وقت کے دوران جبکہ عالمی مارکیٹس اثر انداز ہو رہی ہے ، ہمیں مستقبل کیلئے بہتر تکنیکی حل تلاش کرنے پر توجہ دینی چاہئے۔

میں کیا کروں اگر مجھے لگتا ہے کہ مجھے کرونا وائرس ہے

کیا آپ کو مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی علامت ہے؟

بخار • خشک کھانسی

تھکاوٹ • سانس لینے میں تکلیف



اگر ایسا ہے تو ۱۱۶۶ پر اپنے ڈاکٹر یا کورونا وائرس ہیلپ لائن سے رابطہ کریں



میرا ٹیسٹ کہاں سے ہو سکتا ہے؟

کراچی

آغا خان یونیورسٹی ہسپتال
اسٹیڈیم روڈ کراچی

سول ہسپتال

یونیورسٹی کیمپس مشن روڈ کراچی DOW

میڈیکل ہسپتال DOW

اوجھا کیمپس سپارکو روڈ کراچی

انڈس اسپتال

اپوزٹ دارالسلام سوسائٹی کورنگی کراسنگ کراچی

اسلام آباد

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ
پارک روڈ چک شہزاد اسلام آباد

راولپنڈی

آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ آف

پتھالوجی

رینج روڈ سی ایم ایچ کمپلیکس

راولپنڈی

ملتان

نشتر ہسپتال ملتان

نشتر روڈ جسٹس حمید کالونی

ملتان

لاہور

پنجاب ایڈز لیب

پی-اے-سی- پی کمپلیکس 6- برڈوڈ روڈ لاہور

شوکت خانم میموریل ہسپتال

جوہر ٹاؤن لاہور R-3.M.A. بلاک 7A

مزید شہروں کے لئے

[COVID-19 Health Advisory Platform](#)

یہ معلوماتی مہم آپ تک اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان کی جانب سے لائی گئی ہے۔

 **accountabilitylab**
communities

 **accountabilitylab**
PAKISTAN